احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 5 جون 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 5 جون 2014ء 6 شعبان 1435 ہجری 5۔احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 127

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے تم راست باز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی۔ اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہرحال یہ دونوں فریق **مغضوب علیهم** ہیں۔ سچی خوش حالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جب کہ اس **حیّ و قیوّم** خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لا پروا ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اس طرح تمہیں چاہئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 23)

حصول رزق اور امن کی دعائیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت مکہ کے پر امن شہر ہونے، اس کے باشندوں کے رزق ملنے اور اولاد کے شرک و بت پرستی سے بچنے کی جو دعائیں کیں وہ سب مقبول ہوئیں۔ (تفسیر الدر المنثور جلد 4 صفحہ 86)

اے میرے رب! اس جگہ کو ایک پُر امن شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان لائیں انہیں ہر قسم کے پھل عطا فرما۔ (البقرہ:127)

وقف کی برکت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 365)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کر کے وقف کی برکات حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

نیکی کا فیض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے بھی مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے مددگار بننا ہے۔ جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ **نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ** کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کیلئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے''۔

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 18-اپریل 2014ء

س: خطبہ جمعہ کا موضوع بیان کریں؟

ج: فرمایا! اس وقت میں حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات پیش کروں گا جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا حقیقت ہے؟ اس کا مرتبہ کیا ہے؟ اس کے سب طاقتوں کے مالک اور واحد و یگانہ ہونے کا مقام کیا ہے نیز یہ بھی کہ وہی ہے جو تمام مخلوق کا خالق ہے۔ ہر چیز کو فنا ہے اور اس کو فنا نہیں۔

س: خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا کیا ذریعہ ہے؟

ج: فرمایا! اس کائنات کے خدا تک پہنچنے کا ذریعہ اب صرف آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔ آپ ﷺ کے ذریعہ ہی خدا تک پہنچا جاسکتا ہے۔ جس کا حسن و احسان میں کوئی ثانی نہیں۔

س: اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کو دیکھنے کے لئے کون سی چیز ضروری ہے؟

ج: فرمایا! خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو دیکھنے کے لئے اس کی طرف خالص ہو کر جھکنا ضروری ہے۔ اس کی عبادت بجالانا ضروری ہے۔ پھر جب یہ حالت ہوتی ہے انسان کی، تو دوڑ کر خدا تعالیٰ انسان کو گلے لگاتا ہے اور اس پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا ہے۔

س: ہستی باری تعالیٰ کی حقیقت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کا اقتباس درج کریں؟

ج: فرمایا! خدا آسمان و زمین کا نور ہے۔ ...... وہی ہے جس نے ہریک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 191)

س: حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے واحد لاشریک ہونے کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

ج: حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ شرکت از روئے حصر عقلی چار قسم پر ہے۔ کبھی شرکت عدد میں ہوتی ہے اور کبھی مرتبہ میں اور کبھی نسب میں اور کبھی فعل اور تاثیر میں۔ سو اس سورت اخلاص میں ان چاروں قسموں کی شرکت سے خدا کا پاک ہونا بیان فرمایا اور کھول کر بتلا دیا کہ وہ اپنے عدد میں ایک ہے۔ دو یا تین نہیں اور وہ صمد ہے یعنی اپنے مرتبہ وجوب اور محتاج الیہ ہونے میں منفرد اور یگانہ ہے اور بجز اس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور ہالک الذات ہیں۔ جو اس کی طرف ہر دم محتاج ہیں اور وہ لم یلد ہے یعنی اس کا کوئی بیٹا نہیں تا بوجہ بیٹا ہونے کے اس کا شریک ٹھہر جائے اور وہ لم یولد ہے یعنی اس کا کوئی باپ نہیں تا بوجہ باپ ہونے کے اس کا کوئی شریک بن جائے اور وہ لم یکن ...... ہے یعنی اس کے کاموں میں کوئی اس سے برابری کرنے والا نہیں تا باعتبار فعل کے اس کا شریک قرار پاوے۔ سو اس طور سے ظاہر فرما دیا کہ خدائے تعالیٰ چاروں قسم کی شرکت سے پاک اور منزہ ہے اور وحدہ لا شریک ہے۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 518)

س: حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ شرک کی چار اقسام کی حضور انور نے کیا تشریح بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! شرکت یا شریک ہونا عقل کی رو سے چار قسم پر منحصر ہے یعنی تعداد میں ایک تو شرکت ہوسکتی ہے کسی کی، کوئی کسی کا شریک ہوسکتا ہے جب تعداد میں اس کے مطابق ہو۔ ایک دو تین چار پانچ ہوں۔ دوسرے مرتبہ اور مقام میں، تیسرے نسب یا خاندان میں، چوتھے کسی کام کے کرنے کی طاقت میں اور اس کے اثرات قائم کرنے میں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان چاروں قسم کے شرک سے پاک ہے۔

س: حضور انور نے خدا تعالیٰ کی صفت صمد کے کیا معنی اور تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! وہ صمد ہے یعنی وہی ہے جس کی ضرورت ہر وقت مخلوق کو ہے۔ ...... ہر وجود جو مخلوق ہے جس کے ساتھ پیدائش بھی ہے اور فنا بھی لیکن خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ پس بوجہ پیدا ہونے اور ہلاک ہونے کے باقی مخلوق عارضی ہے کچھ وقت کے لئے ہے اور جو عارضی اور کچھ وقت کے لئے ہو وہ اپنی ضروریات کے تمام سامان مہیا نہیں کرسکتا نہ کسی کو مہیا کروا سکتا ہے۔

س: کفواً احد کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! کہ لم یکن ...... اس کے کاموں میں کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔ پس جب برابری کرنے والا نہیں تو نہ ہی خدا تعالیٰ جیسے کوئی کام کرسکتا ہے نہ ہی کام کے نتائج اور اثرات پیدا کرنا کسی کے بس میں ہے یا ہوسکتا ہے۔ یہ جو عام دنیا دار بھی اپنے کاموں کا نتیجہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ نتائج پیدا کرنا اس کے بس میں نہیں ہے بلکہ قانون قدرت کے تحت انسان کو اس کی محنت کا صلہ مل رہا ہوتا ہے جو محنت وہ کرتا ہے۔

س: کتاب لیکچر لاہور میں سورۃ اخلاص کی کیا تفسیر بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! کہ قرآن میں ہمارا خدا اپنی خوبیوں کے بارے میں فرماتا ہے ...... تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے نہ کوئی ذات اس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی یعنی انادی اور اکال ہے نہ کسی چیز کے صفات اس کی صفات کے مانند ہیں۔ ...... اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں ...... اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہوگا۔

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 154)

س: خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر حضرت مسیح موعود نے کون سی عقلی دلیل دی ہے؟

ج: اگر زمین و آسمان میں بجز اس ایک ذات جامع صفات کاملہ کے کوئی اور بھی خدا ہوتا تو وہ دونوں بگڑ جاتے۔ کیونکہ ضرور تھا کہ کبھی وہ جماعت خدائیوں کی ایک دوسرے کے برخلاف کام کرتے۔ پس اسی پھوٹ اور اختلاف سے عالم میں فساد راہ پاتا اور نیز اگر الگ الگ خالق ہوتے تو ہر واحد ان میں سے اپنی ہی مخلوق کی بھلائی چاہتا اور ان کے آرام کے لئے دوسروں کا برباد کرنا روا رکھتا پس یہ بھی موجب فساد عالم ٹھہرتا۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اصفحہ 519)

س: خدا تعالیٰ کی صفات عالم الغیب اور عالم الشہادۃ کی حضرت مسیح موعود نے کیا تفسیر بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! کہ عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ ...... وہ عالم الشہادۃ ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردہ میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ وہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو۔ وہ اس عالم کے ذرہ ذرہ پر اپنی نظر رکھتا ہے۔ ...... سو وہی خدا ہے جو ان تمام طاقتوں کو جانتا ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 372)

س: خدا تعالیٰ کی صفات رحمان اور رحیم کی حضرت مسیح موعود نے کیا تفسیر بیان فرمائی؟

ج: وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے نہ کسی غرض سے اور نہ کسی عمل کی پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسر کرتا ہے۔ جیسا کہ آفتاب اور زمین اور دوسری تمام چیزوں کو ہمارے وجود اور ہمارے اعمال کے وجود سے پہلے ہمارے لئے بنا دیا۔ اس عطیہ کا نام خدا کی کتاب میں رحمانیت ہے اور اس کام کے لحاظ سے خدائے تعالیٰ رحمٰن کہلاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ الرحیم یعنی وہ خدا نیک عملوں کی نیک تر جزا دیتا ہے اور کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اور اس کام کے لحاظ سے رحیم کہلاتا ہے۔ اور یہ صفت رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 373)

س: حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی صفت ''الملک القدوس'' کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

ج: پھر فرمایا! الملک القدوس یعنی وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں۔ اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی یا اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے۔ تو پھر خراج شاہی کہاں سے آئے اور اگر رعیت کے لوگ اس سے بحث شروع کر دیں کہ تجھ میں ہم سے زیادہ کیا ہے تو وہ کون سی لیاقت اپنی ثابت کرے۔ پس خدا تعالیٰ کی بادشاہی ایسی نہیں ہے۔ وہ ایک دم میں تمام ملک کو فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کرسکتا ہے۔ اگر وہ ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو پھر بجز ظلم کے اس کی بادشاہت چل نہ سکتی ......۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 373)

س: اللہ تعالیٰ کے ''السلام'' ہونے کے حضرت مسیح موعود نے کیا معانی بیان فرمائے؟

ج: فرمایا! ''السلام'' یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے۔ اس کے معنی بھی ظاہر ہیں کیونکہ اگر وہ آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا اور اپنے ارادوں میں ناکام رہتا تو پھر اس بدنمونہ کو دیکھ کر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمیں ضرور مصیبتوں سے چھڑا دے گا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 374)

س: حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی رحمتوں کی کتنی کتنی اقسام بیان کی ہیں؟

ج: فرمایا! (اللہ تعالیٰ) اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں ایک وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں ...... جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیا کی گئیں اور یہ سب اس وقت کیا گیا جبکہ ہم خود موجود نہ تھے۔ ...... دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے (جب عمل کرو نیک عمل کرو کا پھر اللہ تعالیٰ اس کی جزا دیتا ہے)۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 153)

س: ہستی باری تعالیٰ پر ایمان کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا وضاحت فرمائی؟

ج: ''خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کرسکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اِس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شئے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 120)

س: حقیقی توحید حاصل کرنے کا ذریعہ کیا ہے؟

ج: ''بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام 'وسّع مکانک' کا ایک اور شاندار ظہور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے

''طاہر ہاؤس'' (لندن) میں نئے ویئر ہاؤس اور مرکزی دفاتر کے نئے بلاک کا افتتاح

رپورٹ مرتبہ: مکرم لقمان احمد کشور صاحب

16 فروری 2014ء کا دن انتظامیہ و کارکنان 22 ڈیئر پارک روڈ لندن کے لئے نہایت ہی بابرکت دن تھا جب پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی دفاتر کی عمارت ''طاہر ہاؤس'' میں تشریف لا کر اسے رونق بخشی اور نو تعمیر شدہ دفاتر اور ویئر ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔ آج حضورِ انور کی تشریف آوری کے موقع پر موسم خوشگوار تھا۔ پیارے آقا دن گیارہ بجے طاہر ہاؤس تشریف لائے جہاں چیئرمین صاحب الشرکۃ ...... لمیٹڈ مکرم عبدالباقی ارشد صاحب نے اپنے محبوب آقا کا استقبال کیا۔ حضور انور نے افتتاح کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ پھر حضور انور نے نو تعمیر شدہ دفاتر کا معائنہ فرمایا جن میں خصوصاً AIMS ڈیپارٹمنٹ، وقف نو مرکزیہ، پریس اینڈ پبلیکیشنز، ریکارڈ PS اور کئی دوسرے مرکزی دفاتر شامل ہیں۔ معائنہ کے بعد پیارے آقا نو تعمیر شدہ warehouse کے ہال میں تشریف لائے جہاں تمام حاضرین اور مہمانان نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاک وجود سے آنکھوں کی تراوت حاصل کی اور اپنے آقا کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ یہ ویئر ہاؤس جماعتی کتب کے سٹور کے طور پر استعمال ہوگا اور مرکزی طور پر طبع ہونے والی کتب یہاں سے دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی جائیں گی۔

حضور انور کے اپنی نشست پر تشریف فرما ہونے پر تلاوت قرآن کریم سے اس تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم حافظ طیب احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ انگلستان نے سورۃ الحدید آیات 1 تا 7 کی تلاوت اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور نے چیئرمین الشرکۃ ......کو موقع کی مناسبت سے رپورٹ پیش کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اس عمارت کی تاریخ اور تعمیر سے متعلق ایک مختصر مگر جامع رپورٹ انگریزی میں پیش کی۔

مکرم چیئرمین صاحب نے بتایا: اس ادارے کا قیام 1986ء میں رقیم پریس کے قیام کے بعد ایک charity کی حیثیت سے عمل میں لایا گیا۔ اس کے زیر انتظام آج الفضل انٹرنیشنل، التقویٰ، رقیم پریس، ریویو آف ریلیجنز، ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور اشاعت کے شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ ابتداء میں اس کا دفتر بیت الفضل کے بالمقابل واقع ایک چھوٹی سی جگہ پر قائم کیا گیا تھا جبکہ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی پہلی میٹنگ اسلام آباد ٹلفورڈ میں واقع ایک گیسٹ ہاؤس میں ہوئی تھی۔ 1993ء میں نمبر 6/ہارڈِوکس وے (Hardwicks SW18 Way) کی جگہ خریدی گئی جبکہ اگلے ہی سال 1994ء میں نمبر 10 ہارڈِوکس وے SW18 (Hardwicks Way) کی جگہ بھی حاصل کر لی گئی۔ ان دونوں عمارتوں میں واقع دفاتر اور ویئر ہاؤس کا کل رقبہ 20,000 مربع فٹ تھا۔ آہستہ آہستہ الفضل انٹرنیشنل، کمپیوٹر سیکشن، یو کے اکاؤنٹس، ہیومینیٹی فرسٹ اور افریقہ ٹریڈ کے دفاتر الشرکۃ ...... کے زیر سرپرستی اس عمارت میں قائم ہوتے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کی برکت سے آج یہ ادارہ جس کا سفر انتہائی عاجزانہ طور پر شروع ہوا تھا یو کے کی بڑی charities میں شمار ہوتا ہے۔ 2002ء میں 29 ہزار مربع فٹ رقبہ پر مشتمل 22 ڈیئر پارک روڈ (Deer Park Road) پر واقع یہ بلڈنگ خریدی گئی۔ اس عمارت کا 9 ہزار مربع فٹ رقبہ ایک گودام (سٹور، ویئر ہاؤس) پر مشتمل تھا۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس قدر ترقیات سے نوازا ہے کہ اب اس عمارت میں 20 شعبہ جات قائم ہیں جن میں کام کرنے والے کارکنان اور رضا کاران کی تعداد 80 کے قریب ہے۔ ان دفاتر کے علاوہ اس عمارت میں مختلف شعبہ جات کے لئے سٹورز وغیرہ کی تعمیر بھی کی گئی ہے۔ مرکز کے بعض اہم دفاتر کے ساتھ ساتھ اس عمارت میں حضورِ انور کی پُرشفقت رہنمائی پر شعبہ مخزنِ تصاویر کا قیام بھی عمل میں لایا گیا جس کا کام جماعت کی قیمتی تاریخ کو تصاویر کے آئینے میں محفوظ کرنا اور ان کی حفاظت کرنا ہے۔ اس نئی عمارت کو اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ اس میں ہمیں دفاتر کے لئے 3 ہزار مربع فٹ، گراؤنڈ فلور پر ویئر ہاؤس کے لئے 8 ہزار مربع فٹ جبکہ دوسری منزل پر لائٹ فائل سٹوریج کے لئے 6 ہزار مربع فٹ جگہ میسّر آ گئی ہے۔

اس تقریب کی اختتامی دعا سے قبل حضور انور نے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ہم دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کو، اس بلڈنگ کو، جو کچھ ایکسٹنشن ہوئی ہے اس کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور کچھ نئے آفسز بھی یہاں بنائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس جس طرح جماعت کی ضروریات بڑھ رہی ہیں گو ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کے مطابق عمارتوں میں توسیع کی جائے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مقابلہ پر ہماری جو بھی توسیع ہے اور وسعت ہے وہ کم رہ جاتی ہے۔ بہرحال دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اس کے بعد حضور انور نے لمبی دعا کروائی۔

دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت ان مہمانوں کو شرفِ مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں پیارے آقا نے کارکنان طاہر ہاؤس پر شفقت فرماتے ہوئے اپنی معیت میں چند فوٹوز اتارے جانے کی اجازت عنایت فرمائی۔ تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے حضور انور نے ازخود کارکنان و رضا کاران دفتر الفضل انٹرنیشنل اور بقیہ کارکنان و رضا کاران دفاتر طاہر ہاؤس کو دو گروپس میں تقسیم فرما کر الگ الگ تصاویر کھنچوانے کی سعادت بخشی۔

اس مرحلے کے بعد حضور انور ہال سے مرکزی دفاتر کی طرف تشریف لے گئے اور بلڈنگ کے پہلے سے تعمیر شدہ حصہ میں قائم بعض دفاتر کا معائنہ فرمایا جن میں شعبہ وقف نو مرکزیہ، عربی رسالہ التقویٰ، پریس اینڈ پبلی کیشنز مرکزیہ، بنگلہ ڈیسک، ریویو آف ریلیجنز کے علاوہ عمارت کی تیسری منزل پر واقع AMJ فنانس ڈیپارٹمنٹ اور مخزن تصاویر بھی شامل ہیں۔ اس معائنہ کے دوران حضور انور انتظامیہ کو مختلف دفاتر سے متعلقہ امور کے متعلق ساتھ ساتھ اپنی زرّیں ہدایات سے بھی نوازتے رہے۔

حضورِ انور دفاتر کا دورہ کرنے کے بعد نچلی منزل میں واقع ویئر ہاؤس کے ہال میں تشریف لائے جہاں نمازِ ظہر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس نو تعمیر شدہ عمارت کے گراؤنڈ فلور پر ایک بڑا ویئر ہاؤس، ایک سٹور اور ایک دفتر، دوسری منزل پر چار دفاتر اور تیسری منزل پر چار دفاتر اور تین عدد لائٹ فائلنگ سٹورز جو رقبہ میں نَو تعمیر شدہ دفاتر سے نسبتاً بڑے ہیں تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر منزل پر کچن کی سہولت اور بیت الخلاء بھی موجود ہے۔ اس سے قبل تعمیر شدہ عمارت میں ایک عدد لفٹ موجود تھی، عمارت کے اس نئے بلاک میں بھی جدید قسم کی لفٹ لگائی گئی ہے۔ جبکہ الگ سے سیڑھیاں بھی تعمیر کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بے انتہا بارش کے نتیجہ میں جماعتی کاموں میں دن بدن وسعت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے جو ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام ''وَسِّعْ مَکَانَکَ'' کے بار بار پورا ہونے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 مارچ 2014ء)

طارق بن زیاد

ایک نامور جرنیل

طارق بن زیاد افریقہ کے رہنے والے تھے۔ ابتداء میں انہیں گرفتار کر کے غلام بنالیا گیا تھا۔ خلیفہ ولید کے سپہ سالار موسیٰ بن نصیر نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا اور طارق بن زیاد مسلمانوں کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے تھے۔ موسیٰ بن نصیر نے سپین پر حملے کے لئے اپنے معتبر نومسلم غلام طارق بن زیاد کا انتخاب کیا۔ طارق بن زیاد کو سات ہزار سپاہیوں کے لشکر کا سپہ سالار منتخب کیا گیا۔ بہادر طارق بن زیاد نے اپنا لشکر لے کر آبنائے پار کی اور جبل الطارق پر اترے۔ راستے میں طارق بن زیاد کو خواب میں رسول اللہ ﷺ نے فتح کی بشارت دی۔ طارق بن زیاد نے جبل الطارق کے کنارے پر اترنے کے بعد ان بحری جہازوں کو جلا دیا جن پر بیٹھ کر ان کی فوج آئی تھی۔ اس طرح طارق کے سپاہیوں نے اللہ کی نصرت کے بھروسے پر جبل الطارق کے آس پاس چند شہروں پر حملے کئے اور کئی شہر فتح کر لئے۔ طارق بن زیاد نے عیسائیوں کی بڑی فوج سے مقابلہ کرنے کے لئے موسیٰ بن نصیر سے مدد مانگی تو انہوں نے مزید پانچ ہزار سپاہی بھیج دیئے۔ اس طرح مسلمانوں کی کل فوج بارہ ہزار ہو گئی جسے ایک لاکھ سے زائد فوج کا مقابلہ کرنا تھا۔ جولائی 711ء کی ایک صبح والڈیٹ کے کنارے دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔ اس میں عیسائیوں کو شکست فاش ہوئی۔ اس کے بعد طارق نے اشبیلیہ، استجہ، قرطبہ، مرسیہ اور طلیطلہ بھی فتح کر لئے۔ سپین کی فتح طارق بن زیاد کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس نے انہیں تاریخ عالم میں ممتاز جگہ دی۔ مسلمانوں نے اس ملک پر آٹھ سو سال حکومت کی تھی۔

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

رفقاء حضرت مسیح موعود خوشاب (ضلع شاہپور)

(قسط اول)

حضرت مولوی فضل الدین صاحب خوشابی ولد غلام محمود صاحب

خوشاب شہر میں سب سے پہلے احمدی حافظ مولوی فضل الدین خان صاحب تھے آپ ساکن محلّہ آہیرانوالہ تھے۔

آپ نے 1906ء میں جو وصیت کی اس میں اپنی عمر 70 برس لکھی ہے اس لحاظ سے آپ کی پیدائش تقریباً 1836ء کی بنتی ہے۔ مولوی فضل الدین صاحب خوشابی نے 1895ء میں قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی۔ 22 جون 1897ء کو ڈائمنڈ جوبلی کے جلسہ کے لئے جن لوگوں نے چندہ دیا جن کے نام حضرت مسیح موعود کی کتاب تحفہ قیصریہ میں درج ہیں۔

ان میں حافظ مولوی فضل الدین صاحب کا نام 243 ویں نمبر پر ہے۔ (تحفہ قیصریہ روحانی خزائن جلد 12 ص 310) آپ بباعث مجبوری جلسہ ڈائمنڈ جوبلی بمقام قادیان ضلع گورداسپورہ میں شامل تو نہ ہوسکے مگر آپ نے اس کیلئے چندہ دیا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا ان تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست حضرت مسیح موعود نے انجام آتھم میں درج کی ہے انجام آتھم میں جو فہرست دی ہوئی ہے اس میں مولوی فضل الدین صاحب کا نام 262 ویں نمبر پر اس طرح لکھا ہوا ہے۔ حافظ مولوی فضل الدین صاحب خوشاب

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 ص 328)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:۔ یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں اللہ تعالیٰ جس کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم رکھے۔

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 ص 335)

اس زمانے میں حضرت مولوی فضل الدین صاحب کے ساتھ مندرجہ ذیل احباب نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔ 1۔ میاں حاجی وریام صاحب آرائیں محلّہ سنو چڑاں والا۔ 2۔ مستری امیر الدین صاحب۔ 3۔ اکمل دین صاحب محلّہ قاضیانوالہ۔ 4۔ میاں محمد الدین صاحب رنگریز گلی کمبوآں والی 5۔ مولوی حبیب شاہ صاحب۔ 6۔ میاں جیون صاحب (جب مولوی فضل الدین صاحب بیعت کر کے آئے تو اس کے بعد آپ نے قادیان جا کر بیعت کی)۔ ان میں سے مندرجہ ذیل نے وصیت کی تھی۔ مولوی فضل الدین صاحب۔ میاں جیون صاحب۔ مستری محمد الدین صاحب ان تینوں رفقاء کے کتبے بہشتی مقبرہ قادیان میں لگے ہوئے ہیں لیکن قبریں خوشاب میں ہیں۔

مولوی فضل الدین صاحب کی وفات 24 ستمبر 1908ء سے قبل ہوئی کیونکہ مولوی صاحب کی وفات کی خبر کا ذکر اخبار بدر نے 24 ستمبر 1908ء کو کیا۔ مولوی صاحب موصوف کی وفات کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں پہنچی۔ فرمایا کہ ان کا جنازہ جمعہ کے دن پڑھا جاوے بڑے مخلص اور دلیر مخلص تھے اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

(اخبار بدر 24 ستمبر 1908ء صفحہ 5)

حضرت مولوی فضل الدین صاحب نے اپنی جائیداد کے پانچویں حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ 1908ء میں مولوی صاحب کی طرف سے حصہ جائیداد 100 روپے ادا کئے گئے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں مولوی صاحب کا کتبہ لگا ہوا ہے مولوی صاحب موصوف کی قبر خوشاب نواب صاحب کے قبرستان میں ہے۔

آپ آہیرانوالی بیت الذکر (خوشاب) کے امام بھی تھے چنانچہ ایک دفعہ گھر میں عورتوں کو نماز باجماعت کروائی جس میں پورے محلے کی عورتیں جمع تھیں غیر احمدی مولویوں نے شور مچا دیا کہ عورتیں باجماعت نماز ادا نہیں کر سکتیں باوا عالم خان آہیر جو محلّہ کا چوہدری تھا اس نے فضل الدین صاحب کو کہا کہ ثبوت دو کہ عورتیں نماز باجماعت ادا کر سکتی ہیں۔ چنانچہ فضل دین صاحب نے حدیث نکال کر دی اس وجہ سے اب خوشاب میں غیر احمدیوں کی عورتیں بھی مساجد میں جمعہ پڑھتی ہیں۔

حضرت میاں جیون ولد چانن دین ارائیں

مکرم اللہ دتہ صاحب ولد میاں جیون صاحب بیان کرتے ہیں کہ:۔

خوشاب شہر میں سب سے پہلے مولوی فضل الدین صاحب پٹھان نے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی چونکہ آپ امام مسجد تھے اور بڑے عالم اور فاضل تھے اس لئے کئی لوگ آپ کے مقتدی تھے ان کے بیعت کرنے کے بعد جندوڈا ولد گھام، ہدایت ولد نور، اللہ دین ولد غلام محمد، حاکم ولد سردار نے خطوط کے ذریعے بیعت کی۔ پھر جب مولوی فضل الدین صاحب دوبارہ قادیان تشریف لے گئے تو بہت سے غیر احمدیوں کو بھی ساتھ لے گئے چنانچہ میرے والد صاحب نے بھی جانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے یہ مشہور کر دیا کہ مرزا صاحب سے بیٹا مانگنے جا رہا ہے (یہ واقعہ میری پیدائش سے پہلے کا ہے اس وقت میرے والد صاحب کی گیارہ بیٹیاں تھیں لیکن بیٹا نہ تھا) تو میرے والد صاحب نے کہا کہ اب میں اس بچہ کی پیدائش کے بعد جاؤں گا پھر خدا کے فضل سے میرے والد صاحب کو خدا نے بیٹا عطا فرمایا۔ چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تیری پیدائش کے دو سال بعد قادیان گیا اور حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی۔

اللہ دتہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:۔

میری والدہ محترمہ احمدی نہیں ہوئی تھیں اسی دوران وفات پا گئیں چنانچہ ایک شخص میرے والد صاحب کے پاس آیا اور پوچھا کہ چچی کشتی میں سوار نہیں ہوئی تھیں (اس وقت طاعون پھیلی ہوئی تھی) تو میرے والد صاحب نے جواب دیا کہ وہ کشتی میں سوار نہیں ہوئی تھی۔ لیکن باقیوں کو خدا نے محفوظ رکھا۔ میاں جیون صاحب نے وصیت بھی کی ہوئی تھی چنانچہ آپ کا کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔ لیکن قبر خوشاب میں شاہداد قبرستان میں موجود ہے۔ میاں جیون صاحب کی بیعت کا ذکر الحکم 10 مئی 1902ء صفحہ 16 پر ہے۔

حضرت میاں فضل دین ولد چراغ دین صاحب

مکرم اللہ دتہ صاحب ولد جیون صاحب آف خوشاب بیان کرتے ہیں کہ میاں فضل دین صاحب نے اخبار پڑھی جس میں یہ خبر تھی کہ قادیان ضلع گورداسپور میں مرزا غلام احمد نے مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا دعوی کیا ہے چنانچہ آپ نے قادیان کا رخ کیا اور قادیان کو چل پڑے آپ بڑے عالم فاضل آدمی تھے آپ نے احادیث میں پڑھا ہوا تھا کہ مہدی کی یہ نشانیاں ہوں گی آپ نے حضرت مسیح موعود کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی بیعت کی طرف ہاتھ بڑھایا اور بیعت کر لی۔ مولوی فضل دین صاحب کی بیعت کا ذکر بیعت کنندگان کی فہرست میں ہے دیکھیں۔

(الحکم 24 جولائی 1902ء ص 4)

حضرت مستری امیر الدین صاحب ولد چراغ دین صاحب

مکرم اللہ دتہ صاحب ولد میاں جیون آف خوشاب بیان کرتے ہیں کہ:۔ مستری امیر الدین صاحب کو دعوت الی اللہ کا بہت جوش و جذبہ تھا۔ بازار میں کھڑے ہو کر دعوت الی اللہ شروع کر دیتے تھے آپ نے سکھوں اور ہندوؤں کو بہت دعوت الی اللہ کی آپ چونکہ مستری تھے دعوت الی اللہ کے شوق میں اپنی دیہاڑی ضائع کر بیٹھتے تھے۔ آپ کی والدہ صاحبہ جب فوت ہوئیں تو جنازے اور تدفین کے بعد اپنے کام پر چلے گئے اور کوئی رسم ادا نہ کی۔ مولوی فضل الدین صاحب نے 1895ء میں بیعت کی اور پھر ان کے بعد مستری امیر الدین صاحب اور چند اشخاص نے بیعت کی تھی۔ آپ نے قادیان جا کر بیعت کی تھی۔

محترمہ حافظہ بی بی صاحبہ

اللہ دتہ صاحب ولد میاں جیون آف خوشاب بیان کرتے ہیں کہ:۔

حافظہ بی بی میاں فضل الدین صاحب کے ذریعہ احمدی ہوئیں۔ حافظہ بی بی میاں فضل الدین صاحب کی شاگردہ تھیں اور نابینا بھی تھیں آپ نے میاں فضل الدین صاحب سے قرآن کریم حفظ کیا حافظہ بی بی کے والد صاحب بڑے نیک انسان تھے۔ حافظہ بی بی گھر میں اکیلی احمدی ہوئی تھیں محلّہ ملاحوں والے میں رہتی تھیں آپ نے خط کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی۔ بعد میں خاکسار اللہ دتہ اس کے والد صاحب کے کہنے پر حافظہ بی بی کو قادیان لے گیا (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں)

محترم مولوی حبیب شاہ صاحب

مولوی حبیب شاہ صاحب نے مولوی فضل الدین صاحب کے ساتھ قادیان جا کر احمدیت قبول کی۔

انجام آتھم میں حضرت مسیح موعود نے جن تین سو تیرہ رفقاء کی فہرست دی ہے ان میں مولوی حبیب شاہ صاحب کا نام 56 نمبر پر اس طرح آتا ہے۔ مولوی حبیب شاہ صاحب خوشاب

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 ص 326)

حافظ عبد الکریم خان صاحب ولد فتح الدین صاحب آف خوشاب اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں کہ مولوی حبیب شاہ صاحب نے قادیان میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت تو کی تھی مگر بعد میں احمدیت سے منحرف ہو گئے تھے۔

اللہ دتہ صاحب ولد میاں جیون صاحب آف خوشاب بیان کرتے ہیں کہ:۔

مولوی حبیب شاہ صاحب جب مرتد ہوئے تو احمدیت کی کسی قسم کی مخالفت نہ کی۔ مولوی حبیب شاہ صاحب 1929ء میں فوت ہوئے۔ ان کے بیٹے مجید شاہ نے احمدیت کی ڈٹ کر مخالفت کی جب وہ فوت ہوا تو اس کے جسم میں گندا پانی پڑ گیا تھا چنانچہ وہ بہت ذلت سے مرا۔

محترم غلام رسول صاحب ولد محمد دین صاحب (قوم پٹھان)

اللہ دتہ صاحب ولد میاں جیون صاحب بیان کرتے ہیں کہ:۔

غلام رسول صاحب مولوی فضل الدین صاحب کے بھانجے تھے آپ مولوی فضل الدین صاحب کے ساتھ احمدی ہوئے۔ مولوی فضل الدین صاحب کی وفات کے بعد مولوی غلام رسول صاحب بیت آہیرانوالی کے امام بنے۔ آپ کی قبر نواب صاحب کے قبرستان میں موجود ہے آپ کی وفات غالباً 1914ء کی ہے۔

مولوی غلام رسول صاحب کی بیعت کا ذکر الحکم 31 جولائی 1902ء ص 12 میں ہے۔ آپ کی زوجہ محترمہ کا نام فتح بی بی تھا۔ ان کی بیعت کا ذکر الحکم 31 جولائی 1902ء ص 13 میں ہے۔

غلام رسول صاحب آخری عمر میں خوشاب کمیٹی کے چونگی محرر بھی رہے۔ غلام رسول صاحب اور فتح بی بی صاحبہ کی اولاد نہ ہوئی۔

محترم میاں محمد الدین صاحب ولد چراغ دین صاحب

حضرت مولوی فضل الدین صاحب نے 1895 میں بیعت کی پھر آپ کے ساتھ کچھ اور لوگوں نے بھی قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی۔ ان میں میاں محمد الدین صاحب رنگریز ساکن گلی کمبوآنوالی بھی شامل تھے آپ نے قادیان جا کر بیعت کی تھی میاں محمد الدین صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصیت کی ہوئی تھی آپ کا کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے لیکن آپ کی قبر خوشاب بادشاہاں والے قبرستان میں موجود ہے۔ مستری محمد الدین کی بیوی کا نام پناہ بی بی تھا وہ بھی خدا کے فضل سے احمدی تھیں۔

محترم اکمل الدین صاحب

یہ تین شہروں کے عالم تھے...... نامیوالی...... شوالہ ...... چھوٹا شوالہ۔ محلّہ بوبیاں میں گوگیوں کا کام کرتے تھے جب احمدی ہوئے تو ان کا یہ کاروبار بھی ختم ہو گیا۔ اکمل الدین صاحب کی بیعت کا ذکر الحکم 24 جولائی 1902ء ص 4 پر ہے۔

اللہ دتہ صاحب ولد میاں جیون صاحب آف خوشاب بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد میاں جیون صاحب نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ میاں اکمل الدین صاحب کا کاروبار ختم ہو گیا ہے چلوان کی مدد کریں چنانچہ میں بھی والد صاحب کے ساتھ گیا تو کیا دیکھا کہ اکمل الدین صاحب ضعیف العمر تھے اور باہر نکل کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ابا جان میاں جیون صاحب نے پوچھا کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں تو میاں اکمل الدین صاحب نے فرمایا کہ اب خدا کا فضل ہے کسی چیز کی ضرورت نہیں اب زیادہ لطف اور مزا آتا ہے۔

بھاگ بھری صاحبہ

آپ کی زوجہ محترمہ کا نام مسماۃ بھاگ بھری صاحبہ تھا۔ مسماۃ بھاگ بھری صاحبہ کی بیعت کا ذکر الحکم 24 جولائی 1902ء ص 4 میں ہے۔

محترمہ حافظہ بی بی صاحبہ

اسی طرح حافظہ بی بی جو آپ کی لڑکی تھی ان کی بیعت کا ذکر بھی الحکم 24 جولائی 1902ء ص 4 میں ہے۔ بعد میں حافظہ بی بی کی شادی کرم دین صاحب سے ہوئی۔ کرم دین صاحب نے 1902ء میں بیعت کی تھی ان کی بیعت کا ذکر الحکم 24/جولائی 1902ء ص 4 پر موجود ہے جب ان کی شادی حافظہ بی بی کے ساتھ ہوئی تو کچھ عرصہ بعد مرتد ہو گیا۔ ان کے ساتھ حافظہ بی بی بھی مرتد ہو گئیں۔ ان کے پیٹ سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

محترم ملک عمر خطاب صاحب

روایات ملک عمر خطاب صاحب سکنہ خوشاب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہ پور صدر:۔

خاکسار جب سن بلوغت کو پہنچا تو حضرت مسیح موعود کا دعویٰ مامور من اللہ سننے میں آیا۔ شوق پیدا ہوا کہ جس قدر جلدی ہو سکے خدمت میں پہنچ کر بیعت کا شرف حاصل کرے۔ بفضل ایزدی سال 1905ء میں اپنے ارادہ کے ماتحت قادیان پہنچا۔ ایک چھوٹی سی بستی اور کچی دیواروں کا مہمان خانہ اور چند طالب علموں کا درس جس کی تدریس مولانا حضرت حکیم نور الدین اعظم کر رہے تھے نظر سے گزرے اس قدر دعویٰ اور موجودہ بستی پر حیرانگی کا ہونا ممکنات سے تھا مگر باوجود اس کے قلب صداقت پر شاہد تھا۔

ایک عریضہ حضور کی خدمت میں اندر بھیجا اس میں عرض ہوا کہ حضور باہر تشریف لائیں بیعت کرنی ہے اور آج ہی واپس جانا ہے حضور نے تحریری جواب بھیجا ابھی ایک بجے اذان ہوگی۔ (بیت) مبارک میں آ جاؤں گا اسی اثنا میں دو شخص قوم سکھ مہمان خانہ میں دوڑتے ہوئے آئے وہاں سوائے خاکسار کے اور کوئی نہ تھا کہنے لگے حجام کو جلدی بلوادیں کیس کٹوانے ہیں اور بیعت کرنی ہے خاکسار نے ناواقفی کا اظہار کیا حجام کا ملنا بہت مشکل تھا اس آمد کی اطلاع بھی حضور کو خاکسار نے بذریعہ عریضہ بھیجی۔ حضور نے اس پر بھی مندرجہ بالا جواب دیا۔ خاکسار نے ان کی گھبراہٹ کی نسبت دریافت کیا تو بتایا کہ ہم دونوں بھائی قادیان کے نزدیک رہنے والے ہیں۔ اور چھاؤنی میاں میر فوج میں ملازم ہیں باپ کے بیمار ہونے پر گھر آئے ان کو سخت تکلیف ہو رہی تھی۔ سکھ قوم کے ایک بزرگ نے ہمارے باپ کو کہا کہ کلمہ پڑھ تا کہ تمہاری جان بحق ہو ہمارے باپ نے ایسا ہی کیا اور جاں بحق ہو گئے ہم پر اس کا اثر ہوا کہ بجائے اخیر وقت کے پہلے اس کلمہ کو پڑھ لینا چاہئے۔ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہوا تھا دوسرے دن مستورات کو اپنے ارادہ کے ساتھ بلانے کیلئے کہا۔ مگر انہوں نے شور مچا دیا قوم سکھ جمع ہو گئی۔ ہم نے ان سے قادیان کی طرف رخ اختیار کیا۔ وہ ڈانگ سوٹا لئے تعاقب کو آ رہے ہیں جلدی کی ضرورت ہے۔

اسی اثناء میں اذان ہو گئی۔ خاکسار مع ان کے (بیت) مبارک پہنچا۔ چھوٹی سی (بیت) اس قدر بھری ہوئی تھی کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ جوتیوں میں حیران کھڑا ہو گیا واقفیت بھی کسی سے نہ تھی معاً حضرت صاحب نے محراب والا دروازہ کھولا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔ خاکسار لوگوں کی ٹانگوں سے گزرتا ہوا حضور کے آگے جا کھڑا ہو گیا۔ حضور بیٹھ گئے خاکسار حضور کے آگے بیٹھ گیا۔ حضور نے پوچھا تم کون ہو عرض کیا بیعت کے لئے آیا ہوں۔ عریضہ خاکسار نے بھیجا تھا مولوی صاحب نے دیگر لوگوں کے لئے جو خاکسار سے پہلے بیعت کے لئے بیٹھے تھے بیعت کرنے کو عرض کی حضور نے خاکسار کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ پر رکھ لیا اور فرمایا کہ اس بچہ پر ہاتھ رکھو چنانچہ حضور کے حکم کے مطابق سب نے خاکسار کی پشت پر ہاتھ رکھا۔ بیعت ہوئی حضور نے دعا فرمائی پھر نماز ہوئی۔ (ملک عمر خطاب سکنہ خوشاب بقلم خود)

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 3 ص 53۔ص 54-55)

محترم ملک زیاد ولد کمال مجوکہ صاحب

مولوی غلام حیدر صاحب جب حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے گھر آئے تو جس قدر جماعت موحد یا اہل حدیث آپ کے ساتھ تھی آپ کی بیعت کی وجہ سے سب نے تحریری بیعت کر لی۔ ماسوا ملک زیاد ولد کمال مجوکہ کے جو 1901ء میں لاہور گئے اور حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔ ملک عطا محمد ولد خان سے میں نے سنا کہ:۔ ملک زیاد ولد کمال مجوکہ پیدل لاہور گئے اور لاہور سے قادیان جانے کا ارادہ رکھتے تھے کہ کسی نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود لاہور میں ہی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ پوچھ پچھ کر کے حضرت مسیح موعود کی قیام گاہ پر پہنچے۔ حضرت مسیح موعود جہاں قیام پذیر تھے اس کمرہ کے باہر دربان بیٹھے تھے ان سے کسی طرح اجازت لے کر اندر گئے اور جاتے ہی حضرت مسیح موعود کو سلام کیا اور بیعت کی خواہش کی حضرت مسیح موعود نے فرمایا میرے ساتھ اور بھی آدمی بیٹھے ہوئے ہیں (اس وقت آپ بعض مولویوں کے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے) آپ نے مجھے کیسے پہچان لیا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں تو ملک زیاد ولد کمال نے کہا اگر مجھے شناخت کرنے کی طاقت نہیں تو میں یہاں کیا لینے آیا ہوں تو اس وقت حضرت مسیح موعود نے مولویوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان آنکھوں سے مجھے دیکھو جن آنکھوں سے اس نے مجھے دیکھا ہے (آپ کی اولاد بعد میں مرتد ہو گئی)

(از مسودہ تاریخ جماعت احمدیہ ضلع خوشاب مرتبہ مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مربی سلسلہ)

تعارف خاندان حضرت مولوی غلام حیدر صاحب

(روایات مولوی عبدالرحمٰن صاحب آف مجوکہ)

ہمارے بزرگ (بغداد) عرب سے آئے۔ جب کہ عباسی دور حکومت میں ہارون الرشید کے زمانہ میں اہل بغداد نے ایران کا رخ کیا۔ دسویں صدی ہجری میں عبدالواحد کے فرزند عبدالرحیم نے ایران سے آ کر راجپوتانہ ہندوستان میں ریاست خاندان میں شادی کی اور وہاں ایک صدی ٹھہرے۔ جھنگ پنجاب کے دو خاندان منگلا اور کلیار خاندان اونٹوں کی تجارت کرتے تھے یہ دلی سے بیکانیر تک تجارت کرتے تھے اور نقل و حمل کا کام کرتے تھے۔ ان کی معرفت ہمارا خاندان گیارہویں صدی میں موضع جہانیاں شاہ تحصیل و ضلع شاہ پور میں دریائے جہلم کے کنارے آباد ہوئے۔ اول جھنگ آئے تھے پھر جہانیاں سے تعارف ہوا جہانیاں شاہ کے سردار کو بچوں کی تربیت کیلئے ایسے عالموں کی ضرورت تھی رئیس جہانیاں محمد ناصر الدین شاہ نے ان کو جہانیاں بلوایا۔ اس وقت مجوکہ جہلم کے غربی کنارے اور جہانیاں شرقی کنارے پر تھا۔ جہانیاں میں شیخ عبداللہ صاحب کے بڑے بھائی قیام پذیر ہوئے۔ ادھر دوسرے کنارے مجوکہ نیا نیا آباد ہوا تھا جو اب بھی آباد ہے وہاں شیخ محمد صاحب آباد ہوئے چونکہ مجوکہ کے بعض افراد دریا خان کے پار (سندھ) کی مجوکہ نامی بستی میں آباد تھے انہوں نے مولانا صاحب کو اپنے پاس بلا لیا۔

شیخ عبداللہ کی نسل جہانیاں میں استاد رہی۔ شیخ محمد صاحب، صاحب کرامت ولی تھے۔ آپ مجوکہ قوم میں آباد رہے۔ شیخ محمد صاحب نے خواجہ نظام الدین اولیاء کے تیسرے خلیفہ سے روحانی فیض حاصل کیا تھا۔ شیخ محمد صاحب اپنے مرشد کے پاس سالانہ دہلی جایا کرتے تھے۔ انہوں نے مرض الموت میں شیخ محمد صاحب سے خواہش کی کہ تم میرے پرانے مرید ہو جو مانگو دعا کروں۔ انہوں نے دعا کروائی کہ قرآن مجید میں ہے۔ وما کان اللہ ...... (سورۃ الانفال آیت 34 رکوع 4)

آپ دعا کریں کہ میری اولاد کی پشت با پشت سے اللہ اور رسول کا ڈیرہ باہر نہ نکلے اور دین سے علیحدہ نہ ہو۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

1956,1955ء میں یورپ سے واپسی پر ایک ملاقات کے دوران حضرت مصلح موعود کو یہ کہانی سنائی کہ ہماری خواہش ہے کہ اللہ اور رسول ہمارے

گھر میں رہیں اور آج تک ہمارے خاندان میں ایسا ہی رہا پہلے اولیاء پھر اہل حدیث اور پھر احمدی اور پھر حضرت مصلح موعود سے درخواست کی کہ آئندہ کے لئے بھی آپ دعا کریں تو حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اب قیامت تک کے لئے یہ دعا ہے۔

شیخ محمد صاحب کے دو صاحبزادے تھے۔

1۔شیخ محمد یار صاحب
2۔شیخ محمد عظیم صاحب

محترم شیخ محمد یار صاحب

شیخ محمد یار صاحب کڑی خسور ضلع کیمبل پور کے ایک بزرگ سید کے ارادت مند تھے یہ سکھوں کا ابتدائی دور تھا (رنجیت سنگھ کا دور تھا)۔ شیخ محمد یار صاحب کو دو دفعہ عین بیداری میں زیارت ہوئی۔ اس زمانہ کے اعتبار سے آپ کو حضوری کہا جاتا تھا۔ جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ سکھ مشرقی پنجاب میں اذان تک نہیں دینے دیتے (آپ کے علاقہ میں سختی نہ تھی) تو آپ اذان کھلوانے کی غرض سے لاہور گئے سیاہ رنگ کی چادر اوڑھی نومبر کا موسم تھا آپ نے شاہی مسجد میں مغرب اور عشاء کی اذان دی جب آپ نے اذان دی تو رنجیت سنگھ کے پوتے نونہال سنگھ جو جوان تھا نے آپ کو دھکا دیا تو آپ گر پڑے اور چوٹیں آئیں پھر نماز پڑھنے لگ گئے۔ ادھر نونہال سنگھ کے پیٹ میں درد شروع ہوگیا سارے حکیم بلائے گئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ساری رات درد سے بے قرار رہے پھر اس نے بتایا کہ میں نے سیاہ داڑھی والے فقیر کو شاہی مسجد کے منبر سے دھکا دیا تھا۔ اس کی بددعا سے یہ ہوا ہے اسے بلاؤ چنانچہ آپ کو بلایا گیا اور دعا کی درخواست کی گئی آپ نے فرمایا دعا کروں گا بشرطیکہ اذان کھلوادو چنانچہ دعا ہوئی تو نونہال سنگھ کو آرام آگیا جس کے بدلہ میں انہوں نے دو طلائی کڑے (کنگن) اور سونے کی اشرفیوں کا ایک تھال بطور انعام دیا اور ایک کنواں جس کے ساتھ 140 ایکڑ اراضی تھی نام کردیا چنانچہ وہ باغ والا کنواں انگریزی عملداری میں ہمارے خاندان سے دستاویزات گم ہونے کی بنا پر مزارعین کے قبضہ میں چلا گیا۔

مولوی محمد یار صاحب کا ایک خاص حجرہ تھا جس میں ان کو عالم بیداری میں زیارت ہوئی۔ اس میں ہمارے خاندان کے افراد عبادت کرتے تھے مولوی سخی محمد صاحب جو ان کے بھائی شیخ محمد عظیم صاحب کے لڑکے تھے بھی اس حجرہ میں عبادت کرتے تھے بعد میں مولوی غلام حیدر صاحب جو سخی محمد صاحب کے لڑکے تھے نے وہ حجرہ بیت کو دے دیا کیونکہ اس حجرہ کے ستون سے لوگ چمٹ کر شفایاب ہونے لگے اور شرک کا اندیشہ تھا۔ پھر 1945ء تک وہ حجرہ بیت میں شامل رہا پھر دریا برد ہوگیا۔

شیخ محمد یار صاحب کی ایک لڑکی تھی جس کا نام حلیمہ خاتون تھا وہ بھی مستجاب الدعوات اور صاحبہ رویائے صالحہ وصادقہ تھیں ان کو قرآن کریم سے خاص شغف تھا مرتے دم تک دعا کرتی رہی کہ اے خدا میری نظر اچھی رکھنا تا کہ قرآن کریم پڑھ سکوں اسی برس سے زیادہ عمر کے باوجود نظر ٹھیک رہی۔

شیخ محمد یار کے بھائی شیخ محمد عظیم صاحب بھی صالح بزرگ تھے۔ شیخ محمد عظیم کے دو بیٹے تھے۔ 1۔ سخی محمد صاحب 2۔میاں محمد صاحب۔ سخی محمد صاحب کا تعلق کڑی خسور ضلع کیمبل پور والے بزرگوں سے تھا یہ بھی عبادات اور ریاضات میں بلند پایہ تھے اور مستجاب الدعوات تھے ہمیشہ سائلوں کا جمگھٹا رہتا۔

''ایک چور نے ان سے بیان کیا کہ جس حویلی میں آپ عبادت کرتے تھے اس حویلی سے آپ کی قیمتی گھوڑی چرانے کے لئے تین حصے مقرر کئے۔ ابتدائے شب میں گیا تو آپ ذکر الٰہی میں مصروف تھے نصف شب گیا تو وضو فرما رہے تھے انتہائے شب گیا تو تہجد پڑھ رہے تھے چنانچہ اس چور نے متاثر ہوکر توبہ کرلی۔ ڈاکو نے مرتے دم یہ وصیت کی کہ اس روحانی خاندان سے علیحدہ نہ ہونا۔ اس وجہ سے مولوی غلام حیدر صاحب کے احمدی ہونے پر ان کی اولاد بھی احمدی ہوگئی محترم سخی محمد صاحب خوب مستجاب الدعوات تھے آپ متحمل مزاج عفو کرنے والے اسم بامسمّٰی ہمدرد تھے۔

حضرت مولوی غلام حیدر صاحب

(روایات مولوی عبدالرحمٰن صاحب مجوکہ)

آپ کی پیدائش 1840ء کے قریب کی ہے۔

آپ کے والد ماجد سخی محمد صاحب عبادات اور ریاضات کے پابند تھے۔ مستجاب الدعوات تھے نہایت متحمل مزاج عفو کرنے والے اور اسم بامسمّٰی ہمدرد انسان تھے ابھی غلام حیدر صاحب نابالغ ہی تھے کہ آپ کے والد ماجد کی وفات ہوگئی اس وقت تقریباً آپ کی عمر 14 برس تھی۔

41 سال کی عمر تک آپ کا اپنے چچا میاں محمد صاحب کے ساتھ کھیتی باڑی اور جانور چرانے کا مشغلہ رہا۔ ایک زمیندار جوان کا حصہ دار تھا ملک خدا یار ولد سارنگ کی روایت ہے کہ مولوی غلام حیدر صاحب سے میں چند سال بڑا تھا مولوی صاحب اور میں مال چراتے تھے ایک دن جنگل میں مولوی صاحب نے فرمایا ملک خدا یار! تم یونہی ان پڑھ اور جاہل رہو گے میں تو علم دین حاصل کروں گا اور گاؤں اس وقت آؤں گا جب شہر کی گلیوں کے تنکے بھی بسم اللہ پڑھیں گے۔

جب آپ کی عمر تیرہ چودہ سال تھی تو اہل حدیث کے فرقہ کے مولوی فضل دین جن کی عمر بائیس سال تقریباً تھی قوم ونی حویلی نتھوکہ میں عالم کی حیثیت سے ہوئے ہیں۔ وہ وہاں وعظ کرتے چونکہ وہ فارسی عربی علوم سے واقف تھے اس لئے آپ اس سے پڑھنے لگے۔ گھر والوں کے اصرار پر اور مطالبہ پر کہ تمہاری غیر حاضری میں کام نہیں ہوتا وہ تنگ آکر علم چھوڑنے کی بجائے گھر کی قربت چھوڑ گئے اور لاہور تشریف لے گئے۔ لاہور میں نیلا گنبد میں درس نظامی کے تحت عربی فارسی علوم کی درس گاہ تھی چنانچہ وہاں آپ نے حدیث وتفسیر کی تکمیل کی اس زمانہ میں ہندوستان (دلی) میں مولانا سید نذیر حسین دہلوی علم حدیث کے چوٹی کے علماء واساتذہ میں شمار ہوتے اور حدیث ان سے حاصل ہوتی تھی جس کا رواج یہ ہوتا تھا کہ فاضل جو حدیث میں تکمیل کرلیتا تھا اس کی دستار بندی کرتے تھے۔ مولوی غلام حیدر صاحب کو تلمذ میں دستار فضیلت باندھی گئی تھی۔ آپ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ہم درس تھے۔

اس وقت گاڈی مجوکہ ضلع شاہ پور تحصیل خوشاب اور تھانہ نور پور میں واقع تھا۔ مولوی غلام حیدر صاحب جب دہلی میں زیر تعلیم تھے ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولوی نور الدین صاحب سے ہم ضلع اور ہم وطن ہونے کی وجہ سے دوستانہ تعلق پیدا ہوگیا۔

مجوکہ میں قبر پرستی، تعویذ گنڈے لینا، پیر پرستی کا بہت رواج تھا دہلی سے واپسی پر توحید اور شرک سے بچنے کی تعلیم دیتے رہے اور رؤساء کے بچوں کو فارسی زبان پڑھانے (جو ملک کی دفتری زبان تھی اور فارسی پڑھنے کے نتیجہ میں پٹواری سے ڈی سی تک کے عہدے ملتے تھے) کے اتالیق مقرر ہوئے۔ مجوکہ کے رؤسا میں سے ملک نادر محمد ولد علی محمد صاحب، ملک قادر ولد ملک فتح محمد صاحب، ملک خان محمد ولد ملک علی محمد اسی طرح جھوک دایہ واقع ضلع جھنگ کے رئیس سردار محمد خان گاڈی بلوچ مواضعات کے مالک محمد خان گاڈی بلوچ۔

پرانے زمانہ میں نقل وحمل اسباب کا کام گڈوں سے ہوتا تھا یہ گڈوں کا استعمال کرتے تھے اس لئے گاڈی بلوچ مشہور ہوئے) کے بچوں کو بھی پڑھاتے رہے۔ اس طرح اکیر قوم کا گاؤں آکی نامی جہاں ملک غلام قادر صاحب ولد ملک فتح محمد صاحب کے ننھیال تھے ان میں ملک علی محمد اکیرہ کو پڑھاتے تھے۔

آپ جن بچوں کو پڑھاتے تھے ان کے والدین آپ کو حق الخدمت دیتے تھے اس کے علاوہ پانچ ایکڑ زمین تھی جس پر گزارہ چلتا تھا۔

اہل حدیث میں ترویج سنت اور توحید باری تعالیٰ پھیلانے کی تحریک سارے ہندوستان میں چل پڑی تھی جہاں ان کے وعظ کا دینی اثر تھا وہاں تبلیغ واشاعت توحید وسنت کی خاطر لمبے لمبے سفر اختیار کرتے۔ نواب صاحب ریاست بہاولپور محمد صادق جنہیں نواب صادق کہا کرتے تھے کے دربار میں بھی توحید کا وعظ کرتے تھے۔ نواب صاحب ان کی زندگی تک پچاس روپیہ ماہوار وظیفہ دیا کرتے تھے مولوی صاحب مستقل وہاں رہتے تھے کبھی کبھی دوروں پر بھی جایا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف والے سے قلبی محبت اور خلوص تھا مولوی صاحب جب وہاں سے آتے تو پیر صاحب ان کو خود سٹیشن پر پہنچانے کے لئے بھی ساتھ ہوتے اور جب مولوی صاحب وہاں تشریف لے جاتے تو ان کی پیشوائی کے لئے بھی جاتے۔ نواب صاحب نے مولوی غلام حیدر صاحب کو بہاولپور میں دریا کے بالکل کنارے اس زمانہ میں 2 مربع اراضی پیش کی لیکن مولوی صاحب نے قبول نہ کی۔ مولوی صاحب کی وفات کے بعد نواب صاحب کے خاندان سے یہ تعلق کٹ گیا۔

مولوی غلام حیدر صاحب کے وعظ سے مندرجہ ذیل لوگ موحد یا وہابی ہوئے۔ ملک غلام قادر صاحب مجوکہ، ملک نادر محمد صاحب، ملک زیاد مجوکہ، ملک سمند صاحب مجوکہ ولد خضر، ملک غلام محمد صاحب ولد خضر، ملک نور محمد صاحب ولد خضر۔

ان کے علاوہ ملک صدیق ولد احمد مجوکہ۔ ملک عمر ولد احمد مجوکہ یہ بھی آپ کی جماعت میں شامل ہوگئے وہاں عبدالرزاق قوم قصاب ان کے لڑکے محمد صاحب اور میاں احمد قوم جولاہا بھی ان کے ساتھ تھے ان کی اولاد بھی ان کے ساتھ تھی اگرچہ مولوی صاحب گھر میں کم رہتے تھے پھر بھی مجوکہ میں موحدین کی اچھی خاصی جماعت قائم ہوگئی۔

حقیقۃ الوحی کو یاد کرلیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زائد صفحات لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں۔ جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ اس کو بغور مطالعہ کریں۔ جن لوگوں کو فرصت شوق اور فہم حاصل ہوگا اور اس کو بغور مطالعہ کریں گے۔ ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی اور پھر اس بات کے محتاج نہ رہیں گے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ کیونکہ مخالفین کی عادت ہے کہ خواہ مخواہ چھیڑ دیتے ہیں اور بعض ایسے شریر ہوتے ہیں کہ خود تو اعتراض کر دیتے ہیں اور جب دوسرا آدمی جواب دینے لگے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کوئی اعتراض نہیں کرتے ہم نے تو یونہی ایک بات کہی تھی۔ ہماری عادت تو بحث کرنے کی نہیں ایسے لوگ بڑے خبیث ہوتے ہیں ان کو ضرور جواب دینا چاہئے اور مختصر جواب دینا چاہئے تا کہ جلدی ان کو شرمندگی حاصل ہو۔

علاوہ ازیں مختصر اور معقول جواب ہر امر کے واسطے یاد رکھنا چاہئے کیونکہ آجکل دنیادار دینی معلومات کی طرف توجہ نہیں رکھتے اور دینی باتوں کے سننے میں اپنا تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو مختصر بات سنانی چاہئے جو کہ فوراً ان کے دماغ میں چلی جاوے اور اپنا اثر کر جائے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 61)

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک بغور پڑھیں بلکہ اس کو یاد کرلیں۔ کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کے جواب دیئے گئے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 235)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

محترم رانا مبارک احمد صاحب لاہور حال لندن ان دنوں بیمار ہیں اور گلاسگو کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ انہیں جسم کے بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ حالت قدرے بہتر ہوئی ہے۔ لیکن تاحال ہسپتال میں ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا نسیم احمد صاحب ولد مکرم سیف الرحمٰن صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم رانا حفیظ احمد صاحب دارالیمن وسطی حمد ربوہ کا 28 مئی 2014ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پتے کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت وتندرستی والی زندگی دے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم سرفراز احمد صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ کھرپہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 26 مئی 2014ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام مسرور احمد حدید عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مختار احمد صاحب شالیمار پارک دارالحمد فیصل آباد کا پوتا اور مکرم محمد شریف صاحب احمد نگر کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و تندرستی والی درازی عمر والا، نیک، خادم دین، خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض احمد ملک صاحب دوالمیال سابق امیر ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم کرنل عبدالعزیز ملک صاحب ولد مکرم ملک عبداللہ خان صاحب دوالمیال ضلع چکوال بعمر 92 سال مورخہ 20 مئی 2014ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ مرحوم کی نماز جنازہ نماز مغرب کے بعد مکرم امان اللہ امجد صاحب مربی سلسلہ دوالمیال نے احمدیہ جنازہ گاہ دوالمیال میں پڑھائی اور احمدیہ قبرستان دوالمیال میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک، پابند صوم وصلوٰۃ، مہمان نواز، غریب پرور، خوش اخلاق، خوف خدا اور صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ فوج سے ریٹائر ہوکر کچھ عرصہ کراچی میں پولٹری فارمنگ کی۔ آپ کے دو بیٹے ارشد عزیز اور امجد عزیز اور چار بیٹیاں تھیں۔ امجد عزیز بچپن میں ہی فوت ہوگیا تھا۔ ارشد عزیز پی ایم اے کاکول اکیڈیمی سے پاس آؤٹ کے بعد ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں دوسرے کیڈٹس کے ساتھ شہید ہوگئے۔ اس حادثہ کے بعد مکرم کرنل عبدالعزیز ملک صاحب کراچی سے اپنا کاروبار ختم کرکے دوالمیال اپنے آبائی گاؤں میں رہائش پذیر ہوگئے اور احمدیہ دارالذکر دوالمیال کی ہر قسم کی خدمت میں پیش پیش رہے۔ دارالذکر میں افطاری باقاعدہ بنوا کر لایا کرتے تھے اور تمام احباب میں بانٹ دیا کرتے تھے۔ احمدیہ دارالذکر کے فرش ڈالنے کا تمام خرچ ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ دارالذکر دوالمیال کے مینارہ پر رمضان میں سحری کے وقت جگانے کے لئے اوپر ٹیوب جلائی جاتی تھی۔ اور سحری کا وقت ختم ہونے پر اس کو بجھایا جاتا تھا کیونکہ اس وقت گھڑیاں بہت کم آدمیوں کے پاس ہوا کرتی تھیں۔ اور اس طرح ارد گرد کی ڈھوکوں اور گاؤں والے اپنے روزوں کا اہتمام اس مینارہ کی لائٹ سے کیا کرتے تھے۔ اور یہ سلسلہ 1929ء سے جاری ہے جب سے یہ مینار بنا ہے۔ اس کے لئے آپ نے احمدیہ دارالذکر کو آٹو میٹک ٹائمر عطیہ کے طور پر دیئے۔ یہ غالباً 1980ء کی دہائی کی بات ہے اس سے یہ سب کام آٹو میٹک ہونے لگ گیا۔ ورنہ خدام کی ڈیوٹیاں لگائی جاتی تھیں جو باقاعدگی سے یہ کام سرانجام دیا کرتے تھے۔

آپ ایک نافع الناس وجود اور خدمت خلق کے دلدادہ تھے۔ آپ مکرم ڈاکٹر ملک گل محمد صاحب (علاقہ کے پہلے احمدی ڈاکٹر) کے داماد تھے۔ آپ کی بیٹی مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمود احمد صاحب کی کچھ عرصہ پہلے ہیپاٹائٹس سی کی وجہ سے وفات پر آپ کو شدید صدمہ ہوا۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ دوالمیال، تین بیٹیاں مکرمہ عذرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل محمد فاروق ملک صاحب دوالمیال، مکرمہ منزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک داؤد احمد صاحب امریکہ، مکرمہ رضوانہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب کینیڈا اور بہت سارے نواسے اور نواسیاں شامل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، ہم سب کا حامی وناصر ہو، صبر جمیل سے نوازے اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ندیم احمد صاحب جرمنی دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری منصور احمد صاحب (عرف مولوی) ولد مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب مورخہ 23 مئی 2014ء کو بعمر 55 سال وفات پاگئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 24 مئی 2014ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم حافظ ظہور احمد مدثر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ خوش اخلاق اور منکسر المزاج اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ محلّہ میں ڈیوٹیوں میں پیش پیش ہوتے تھے اور پنجوقتہ نمازوں کے پابند تھے۔ حتیٰ کہ رات کو پہرہ کی ڈیوٹی کے بعد بھی صبح نماز کیلئے بیت الذکر میں حاضر ہوجاتے تھے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ تین بیٹے خاکسار، محسن علی جرمنی اور لقمان احمد ملائیشیا چھوڑے ہیں۔

آپ کے والد مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب آج کل صاحب فراش ہیں ان کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ان تمام احباب جماعت کا بھی تہہ دل سے شکرگزار ہے۔ جنہوں نے خود آکر یا بذریعہ فون ہم سے تعزیت کا اظہار کیا۔ اور محبت کا اظہار کیا اور اس مشکل گھڑی میں ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

سالانہ ریفریشر کورس 2014ء

(نائب ناظمین تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان)

مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

نائب ناظمین تعلیم القرآن اضلاع وعلاقہ جات پاکستان (ماسوا سندھ وکوئٹہ) کا یک روزہ سالانہ ریفریشر کورس قیادت تعلیم القرآن انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 25 مئی 2014ء کو ایوان ناصر انصاراللہ پاکستان میں منعقد ہوا۔ صبح 9:30 بجے پروگرام کا آغاز محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت وعہد کے بعد صدر مجلس نے عہدیداروں کو قرآن کریم کی اہمیت کے پیش نظر اس کے کاموں پر زیادہ توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنے شعبہ کی ہدایات دیں۔ چائے کے وقفہ کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے عہدیداروں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعض نمائندگان نے میدان عمل میں اپنے کام کے طریق کار کے بارہ میں بتایا۔

اختتامی حصہ کے مہمان خصوصی محترم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی تھے۔ انہوں نے تحریک تعلیم القرآن و وقف عارضی کے پس منظر اور اس کی اہمیت کے بارہ میں شرکاء کو بتایا۔ خطاب کے بعد انہوں نے نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے آخر پر خاکسار نے جملہ شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ محترم ناظر صاحب تعلیم القرآن نے اختتامی دعا کروائی جس کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ شرکاء کے لئے ظہرانہ کا انتظام دارالضیافت میں تھا۔ کل 55 احباب نے شرکت کی۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام

طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 121)

س: خدا تعالیٰ کی شان میں حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا: "ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21)

س: حضور انور نے خطبہ کا اختتام کن الفاظ میں فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی اتباع میں دنیا کو پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو یہ احساس دلانے والے ہوں کہ زندہ خدا ہے موجود ہے۔ اب بھی سنتا ہے نشان بھی دکھاتا ہے۔ اس کی طرف لوٹو۔

مکرم قیصر محمود صاحب

ہاکی ورلڈکپ 2014ء

ایک وقت تھا کہ جب پوری دنیا میں پاکستان ہاکی ٹیم کو وہی مقام حاصل تھا جو کبھی فٹ بال میں برازیل اور کرکٹ میں ویسٹ انڈیز کو حاصل تھا۔ ہاکی کا کوئی بھی ایسا اعزاز نہ تھا جو پاکستان کے پاس نہ ہو۔ ورلڈکپ، اولمپکس، چیمپئنز ٹرافی، ایشین گیمز ہر ٹائٹل پاکستان کے قبضہ میں تھا۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ اس عروج کو زوال آنا شروع ہوا۔ جس کا آغاز 1986ء کے ورلڈکپ سے ہوا جہاں شریک 12 ٹیموں میں پاکستان نے 11ویں پوزیشن حاصل کی۔ لیکن اس ورلڈکپ کے بعد ٹیم میں نئے کھلاڑیوں کی آمد سے ٹیم نے کسی حد تک اپنا پرانا مقام حاصل کرلیا چنانچہ 1990ء میں لاہور میں ہونے والے ورلڈکپ میں پاکستان نے نہ صرف دوسری پوزیشن حاصل کی بلکہ 1994ء کا ورلڈکپ بھی اپنے نام کرنے میں کامیاب رہی۔ لیکن آج 20 سال گزر گئے پاکستان کی ٹیم ہاکی کے تینوں بڑے ٹورنامنٹس ورلڈکپ، اولمپکس اور چیمپئنز ٹرافی میں سے کوئی بھی ٹورنامنٹ اپنے نام نہ کرسکی اور اس سے زیادہ بدقسمتی کیا ہوسکتی ہے کہ اس بار پاکستان ورلڈکپ کے لئے بھی کوالیفائی نہیں کرسکا۔

دنیا کی خوبصورت کھیلوں میں سے ایک کھیل ہاکی ہے۔ ہر چار سال کے بعد اس کا ورلڈکپ منعقد ہوتا ہے جس میں دنیا کی بہترین ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ اس بار ورلڈکپ ہالینڈ کے شہر ہیگ میں ہوگا جس میں دنیا کی 12 بہترین ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ ورلڈکپ کا آغاز 31 مئی 2014ء کو آسٹریلیا اور ملائیشیا کی ٹیموں کے مابین میچ سے ہوا۔ آپ کی دلچسپی کے لئے اب تک کھیلے گئے ان عالمی مقابلہ جات کی مختصر روداد پیش کرتے ہیں۔

پاکستان اور انڈیا کی حکمرانی کا دور:

ورلڈکپ منعقد کروانے کا سہرا پاکستان کے سر ہے۔ پاکستان کے ایئر مارشل نور خان نے پہلی بار دنیا کی بہترین ٹیموں کے درمیان ورلڈکپ کروانے کی تجویز پیش کی۔ پہلے ورلڈکپ کی میزبانی کے لئے بھی پاکستان کو منتخب کیا گیا لیکن مشرقی پاکستان میں حالات خراب ہونے کے پیش نظر پہلا ورلڈکپ سپین میں کھیلا گیا۔ 1971ء میں ہونے والے اس ورلڈکپ کے فائنل میں پاکستان نے خالد محمود کی قیادت میں میزبان سپین کو ہرا کر ہاکی میں اپنی بادشاہت کا آغاز کیا۔ 1973ء کے ورلڈکپ کے فائنل میں اگرچہ انڈیا کو فائنل میں ہالینڈ کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ لیکن 1975ء میں انڈیا نے اپنے پچھلے ورلڈکپ کا بدلہ فائنل میں پاکستان کو شکست دے کر لیا۔ 1978ء کے ورلڈکپ میں پاکستان نے اصلاح الدین اور 1982ء کے ورلڈکپ میں اختر رسول کی قیادت میں فتح حاصل کی۔ یہ وہی ورلڈکپ ہے جس میں پاکستان کی طرف سے کلیم اللہ نے 12 گول سکور کئے۔

پاکستان اور انڈیا کی مایوس کن کارکردگی:

1986ء کا ورلڈکپ آسٹریلیا کے نام رہا جس نے فائنل میں میزبان انگلینڈ کو ہرا کر پہلی بار عالمی چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ حیران کن طور پر گزشتہ کئی سالوں سے ہاکی پر حکمرانی کرنے والی پاکستان اور انڈیا کی ٹیموں نے 11ویں اور 12ویں پوزیشن کیلئے میچ کھیلا۔ جس میں پاکستان نے فتح حاصل کی۔

پاکستان ایک بار پھر میدان میں:

1986ء کے ورلڈکپ کے بعد پاکستان کی ٹیم میں کئی نئے کھلاڑیوں کو شامل کیا گیا۔ چنانچہ پاکستان نے 1990ء میں قاضی محب کی کپتانی میں فائنل تک رسائی حاصل کی جہاں اسے ہالینڈ کے خلاف شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ 1994ء میں پاکستان نے شہباز سینئر کی قیادت میں آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں کھیلے جانے والے ورلڈکپ کے فائنل میں ہالینڈ کو پینالٹی سٹروکس پر شکست دی۔ گزشتہ ورلڈکپ کی طرح اس بار بھی ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی شہباز سینئر رہے اگرچہ گول کیپر منصور احمد کا بھی سیمی فائنل اور فائنل کی جیت میں نمایاں کردار رہا۔

آسٹریلیا اور یورپین ٹیموں کا عروج:

1998ء میں ہالینڈ نے اپنے ہی ملک میں کھیلے جانے والے ورلڈکپ میں کامیابی حاصل کرکے اپنا کھویا ہوا ٹائٹل دوبارہ حاصل کرلیا۔ حیران کن طور پر آخری تین ورلڈکپ جو 2002ء، 2006ء اور 2010ء میں کھیلے گئے کے فائنل میچ دنیائے ہاکی کی دو عظیم ٹیموں آسٹریلیا اور جرمنی کے مابین کھیلے گئے۔ 2002ء اور 2006ء میں جرمنی جبکہ 2010ء میں آسٹریلیا نے ورلڈ چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

ورلڈکپ 2014ء:

اس بار ہالینڈ کو تیسری بار ورلڈکپ کی میزبانی کا موقع مل رہا ہے۔ اس سے قبل 1973ء اور 1998ء میں ورلڈکپ ہالینڈ میں منعقد ہوچکے ہیں۔ ورلڈکپ میں حصہ لینے والی 12 ٹیموں کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا پول اے میں موجودہ چیمپئن آسٹریلیا، انگلینڈ، بیلجیم، انڈیا، سپین اور ملائیشیا جبکہ پول بی میں اولمپک چیمپئن جرمنی، ہالینڈ، نیوزی لینڈ، جنوبی کوریا، ارجنٹائن اور جنوبی افریقہ کی ٹیمیں شامل ہیں۔

2008ء سے 2012ء مسلسل پانچ مرتبہ چیمپئنز ٹرافی جیتنے والی آسٹریلیا کی ٹیم ورلڈکپ کے لئے بھی ہارٹ فیورٹ ہے۔ جرمنی کے ساتھ ساتھ اپنے ملک میں کھیلتے ہوئے ہالینڈ کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ اب دیکھتے ہیں کہ 15 جون کو کھیلے جانے والے فائنل میں کون فتح کا تاج اپنے سر پر سجائے گا۔

دلچسپ حقائق:

☆ پاکستان کی ٹیم کو چار ورلڈکپ جیتنے اور چھ فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل ہے۔

☆ ہالینڈ کو تین مرتبہ، جرمنی اور آسٹریلیا کو دو دو مرتبہ جبکہ انڈیا کو ایک مرتبہ ورلڈکپ جیتنے کا اعزاز حاصل ہے۔

☆ ورلڈکپ ٹرافی کو ڈیزائن کرنے اور بنانے کا اعزاز بھی پاکستان کے پاس ہے۔

☆ 1971ء کے ورلڈکپ میں کینیا کی ٹیم نے چوتھی پوزیشن حاصل کی تھی۔ حیران مت ہوں کیونکہ کینیا کی ٹیم کے اکثر کھلاڑی انڈیا سے تعلق رکھنے والے سکھ تھے۔

☆ جرمنی (پہلے مغربی جرمنی کی ٹیم شامل ہوتی تھی) 1973ء سے ہر ورلڈکپ کا سیمی فائنل کھیل رہی ہے۔

☆ سپین وہ واحد ٹیم ہے جو باوجود تمام ورلڈکپ کھیلنے کے ایک بار بھی ورلڈکپ نہیں جیت سکی تاہم دو بار فائنل میں ضرور پہنچ چکی ہے۔

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ
سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
- سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
- ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
- بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیالش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل:03336174313

ملازمت کے مواقع
مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں
1۔ آفس انچارج۔ کسی بڑے ادارہ میں کام کا تجربہ ہو۔ 2۔ کمپیوٹر آپریٹر Inpage اور Coral Draw پر کام کر سکتے ہوں۔ 3۔ متفرق شعبہ جات کی آسامیاں معقول تنخواہ حسب قابلیت اور تجربہ پر دی جائیگی ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست صدر محلہ کی تصدیق سے جمع کروادیں۔
کیور یٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
فون نمبر 047-6211866 047-6215496

ربوہ میں طلوع وغروب 5 جون

طلوع فجر	3:24
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 جون 2014ء

1:30 am	دینی وفقہی مسائل
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22- اگست 2008ء
4:00 am	انتخاب سخن
6:30 am	جلسہ سالانہ کینیڈا
7:40 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء
9:25 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:25 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل:0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر:6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

FR-10